نمازِ ہدیۂ میّت:- اِس نماز کو نمازِ وحشت بھی کہتے ہیں جو شبِ دفن مغرب وعشا کے درمیان اور آخر شب بھی جس وقت ہو سکے پڑھی جاتی ہے۔ یہ دو۲ رکعت نماز ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی (ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک) اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ قدر (یعنی اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ) پڑھے نماز ختم کرنے کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ فلاں (بارِ الٰہا محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتِ کاملہ نازل فرما اور اِن دو۲ رکعتوں کا ثواب (میّت کا نام لے) کو پہنچا۔ رسولِ خداؐ فرماتے ہیں کہ اس وقت خدا ہزار فرشتے میّت کی قبر پر بھیجتا ہے جس کے ساتھ بہشت کے حُلّے ہوتے ہیں اور قیامت تک کے لئے قبر وسیع کردی جاتی ہے اور اس نماز کے پڑھنے والے کو تمام دُنیا کے برابر نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ اے خدا مجھے اس کے پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

نمازِ مغفرتِ والدین:- روزانہ ہر شب۔ کم از کم ہر شب جمعہ۔ دو۲ رکعت نماز۔ پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس مرتبہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور سلام کے بعد دس مرتبہ کہے رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔ والدین کی فرمانبرداری واجب ہے۔ ناراض رکھنا گناہِ کبیرہ ہے۔ والدین کے لئے طلبِ مغفرت کرنا چاہیئے اعمالِ خیر بجالانا چاہیئے۔ قابلِ غور: والدین ہمارے بچپن میں ہم پر کتنے زیادہ مہربان رہے ہیں۔ اُن کی مہربانیاں بیان نہیں کیجا سکتیں۔ تحریر میں نہیں آسکتیں خدایا اسکے پڑھنے کی توفیق مجھے عطا فرما

ناچیز سید ظہور علی جعفری کی درخواست مومنین ومومنات کی خدمت میں ایک سورۂ فاتحہ میرے والدین (واجد علی بن جعفر علی اور مسماۃ سلمہ خاتون بنت محمد جمیل) کیلئے

احسان فراموشی کا عذاب دنیا ہی میں ہوتا ہے......

مکتبۃ العلوم کراچی

مکتبۃ العلوم

ہدیہ حاجتوں کی کنجی ہے ۷۸۶ نصیحت بہترین ہدیہ ہے

بسم اللہ

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے پیارے چھوٹے بھائی از کتب بارہ

حسینؑ حسینؑ حسینؑ

بے مونس و آشنا حسینؑ

پانچویں مجلس

ہدیہ:۔ محمدؐ۔ آلِ محمدؐ۔ اصحابِ منتجبین اور ملائکہ مقربین پر درود و سلام

سرکارِ حسینی کا ادنیٰ خادم:۔ سید ظہور علی جعفری امروہوی

ابنِ منشی سید واجد علی مرحوم (سابق مدرس امام المدارس امروہا)

125/3 پیر آباد گولیمار۔ نزد مسجد و امام بارگاہ شاہ کربلا ٹرسٹ

رضویہ سوسائٹی۔ جانب جنوب۔ چورنگی۔ کراچی۔ پاکستان

میری مطبوعات مجالس (۱) شہیدِ کربلا حسینؑ (۲) مظلوم کربلا حسینؑ (۳) مولائے کربلا حسینؑ (۴) مہمانِ کربلا حسینؑ (۵) بے مونس و آشنا حسینؑ (مجلسِ ہٰذا) مجلس ۵ ہر عزادارِ حسینؑ کی ملکیت ان کے چھپوانے کا حق ہر عزادارِ حسینؑ کو ہے۔ اپنے عزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے چھپوا کر ہدیۃً مومنین میں تقسیم فرمائیے

بلا معاوضہ بغرضِ حصولِ ثواب کتابت کے لئے میں ہر وقت حاضر ہوں

انتساب - میں اس ناچیز خدمت کو بہتر کی سوگوار شہزادی رسولؐ کی مظلوم نواسی - علیؑ و فاطمہؑ کی پارۂ جگر - ثانی زہراؑ حسینؑ کی پیاری بہن عالیہ مکرمہ جناب زینب خاتون سلام اللہ علیہا کے نام طیب و طاہر سے معنون کرتا ہوں اگر یہ خدمت مقبول بارگاہ ہو تو میری نجات آخرت یقینی ہے -

سرکار حسینی کا ایک ادنیٰ خادم

سید تہور علی جعفری امروہوی ابن منشی سید واجد علی مرحوم

۱۲۵/۳ پیر آباد گولیمار - نزد مسجد و امام بارگاہ شاہ کربلا ٹرسٹ رضویہ سوسائٹی - جانب جنوب - چورنگی - کراچی - پاکستان

عزاداران حسینؑ - السلام علیکم - حسب ذیل چار مجالس پیش کر چکا ہوں ۱. شہید کربلا حسینؑ ۲. مظلوم کربلا حسینؑ ۳. فوکلے کربلا حسینؑ ۴. مہمان کربلا حسینؑ - یہ پانچویں مجلس ہے بے مونس و آشنا حسینؑ - ہر عزادار حسینؑ کو ان مجالس کے چھپوانے کا حق ہے - اپنے عزیز مرحوم کی روح کو ثواب پہونچانے کے لئے یہ مجالس چھپوا کر مومنین میں تقسیم فرمائیے - بلا معاوضہ بغرض حصول ثواب مجالس کی کتابت کے لئے میں ہر وقت حاضر ہوں

فرمان: جو بچے گھروں کی لفظیں ۵۹ تک مجلس سے پہلے - پڑھ کر اور میری کتابیں تقسیم کرو - یا علی مدد

بچو! آپ عزاداری کی نونہال ہیں - بچوں پر ہاتھ کی طرح شفقت کرو - بچوں پر شفقت کرو

بچو! غم حسینؑ ایک دولت ہے اس کو جمع کرو - پڑھو سنو اور سناؤ

مجلس ۵

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ۝ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۝ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ذریعے، شیطان مردود سے بچنے کے لئے۔ نام سے اللہ کے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ سوائے اللہ کے کسی میں کوئی قوت و طاقت نہیں ہے جو بلند مرتبہ اور صاحبِ عظمت ہے۔ خداوندا محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمتِ کاملہ نازل فرما۔ حُسینؑ حُسینؑ حُسینؑ

حُسینؑ بے مونس و آشنا

کربلا کے میدان میں، رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پیارے چھوٹے نواسے امام حُسین علیہ السّلام کے پاس ایک چھوٹی سی فوج تھی۔ اس چھوٹی سی فوج میں ۷۲ بہتر سپاہی تھے حُسینؑ کا لشکر بہت قلیل تعداد پر مشتمل تھا۔ اس حُسینی سپاہ میں بڈھے بھی تھے۔ جوان بھی تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی۔ حُسینؑ کی چھوٹی سی جماعت میں ایسے بڈھے بھی تھے جن کی کمریں جھکی ہوئی تھیں۔ ایسے بچے بھی تھے جن کی ماؤں نے اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے ہتھیار لگا کر

دُرِّ نفیس: نیکی کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ بُری عقل کی رہنمائی سے بچو۔ نیکی حُسنِ اخلاق کا ... نیکی کر ... زینت ہے ...

اِمام حسینؑ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اِس چھوٹی سی جماعت میں حضرت علی اصغرؑ چھ ماہ کے دُودھ پیتے بھی شامل ہیں۔ اَے حسینؑ مظلوم! آپ کی اِس چھوٹی سی جماعت کو فوج کہوں۔ اَے سُلطانِ اَولیاء حسینؑ! آپ کی قلیل جماعت کو سپاہ کہوں۔ اَے شاہِ کربلا حسینؑ! لشکر کہوں۔ اَے بادشاہِ کربلا حسینؑ! عسکر کہوں۔ اَے شاہنشاہِ کربلا حسینؑ! آپ کے ساتھ تو ایک سَو سپاہی بھی نہ تھے۔ فوج میں تو سینکڑوں سپاہی ہوتے ہیں تب اُس کو فوج کہتے ہیں۔ لشکر کہتے ہیں۔ اَے غریبِ کربلا حسینؑ! اَے مہمانِ کربلا حسینؑ! آپ پر جان نثار کرنے والے بہت کم تھے۔ رسُولؐ کے نَواسے حسینؑ نے اپنے اَنصار کے متعلق یہ فرمایا تھا۔ میرے اَنصار رسُولؐ کے اَنصار سے ہر حالت میں زیادہ ممتاز ہیں۔ میرے اَنصار رسُولؐ کے اَنصار کے مقابلہ میں قیامت کے دِن بڑے درجے حاصِل کریں گے۔ رسُولِ خُدا کا نواسہ۔ دین پناہ حسینؑ۔ اپنے اَنصار کے عزم وارادوں کو دیکھ کر بہت خوش حسینؑ مظلوم کے ساتھ کربلا میں خوشی کہاں۔

درِّ یتیم :- جہالت سے زیادہ کوئی مفلسی نہیں ہے جبر اتنا ہو جتنی مصیبت

انصار بھی مسرور تھے کہ ہم جنت کے مالک حسینؑ کی
خدمت کر رہے ہیں۔ بس یہ تھی خوشی انصارِ حسینؑ کو کربلا
میں۔ اللہ نے انصارِ حسینؑ کے دلوں میں حسینؑ پر جانیں
نثار کرنے کے صلہ میں حریت کی روح پھونک دی تھی
محترم حضرت امام حسینؑ کی سپاہ ظہر تک قتل ہو گئی۔
حسینؑ مظلوم کے فدائی ایسے تھے جن کی قوتِ بصارت
میں پروردگارِ عالم نے نور عطا کیا تھا۔ یہ وہ تھے کہ جن کے
قلوب میں یقین کامل تھا۔ یہ ایسے قربان ہونے والے تھے
جن کے عمل میں مکمل اخلاص تھا۔ یہ وہ تھے کہ جن کے
نفوس میں سلامتی ہی سلامتی تھی۔ یہ تھے اللہ کے شکر گذار
یہ وہ تھے جن کے لئے خلاقِ عالم نے جنت مخصوص
کر دی تھی۔ اے ارضِ کربلا! اے جنت! ایسے
تھے حسینؑ مظلوم کے ہمراہ۔ سب کچھ ہمارا کردار صحیح
کرنے کے لئے۔ تاریخ پڑھنے والو پڑھو۔ استغاثۂ
حسینؑ نے ان پر کیا اثر کیا۔ یہ تھے حق کے فدائی۔ یہ تھے
ان کے اخلاص عمل کے اثرات اور بارگاہِ الٰہی میں قبولیت دعا
کے درجات۔ مولائے کربلا حسینؑ۔ ہم نثار دوبارہ زندگی

درِ یتیم:۔ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ سب سے نرمی کرو۔

عطا ہو۔ سوائے علی اصغرؑ کے اور کوئی باقی نہیں۔ ایک بیمار
بیٹا سجادؑ۔ بنائے لا الٰہ الا اللہ حسینؑ کی آنکھوں میں اپنے
چھ ماہ کے بچے علی اصغرؑ کی تصویر کھچ رہی تھی خیمہ کے اندر
عورتوں میں اللہ کی درگاہ میں نذر کرنے والی قیمتی چیز اصغرؑ کی چھوٹی
سی جان رہ گئی تھی۔ ظہر کے بعد اللہ کی یہی ایک امانت باقی تھی۔
اولاد اللہ کی امانت ہے سب اعزا و اقربا جامِ شہادت نوش کر چکے۔
صرف علی اصغرؑ اور زین العابدینؑ باقی۔ حضرت علیؑ کی روح ان کی
نگہبان۔ ۱۰ محرم ظہر کے بعد امام حسینؑ یہ فرما رہے تھے۔ اے
میرے رب تو میرا گواہ رہیو۔ اب میں اپنا سر فدا کرنے والا ہوں۔ میرے
رب تو علیم ہے۔ تجھے خوب معلوم ہے۔ نانا سجدہ کر رہے تھے تو
میں بچپن میں ان کی پیٹھ پر بیٹھا تھا۔ نمازیوں نے مجھے دیکھا۔
مجھے خوش کرنے کے لئے نانا نے ۷۰ مرتبہ سبحان اللہ کہا۔ میرے نانا
تیرے رسول۔ رسول تو وہی کہتا ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ میرے فدائی
۷۰ شہید ہو چکے۔ تیری درگاہ میں پہونچ چکے۔ اب میں باقی ہوں
میرا دودھ پیتا بچہ اصغرؑ ایک بیمار بیٹا سجادؑ۔ اصغرؑ کی
تصویر آنکھوں میں کھچ رہی ہے۔ اے بزرگ و برتر اللہ! میں
اس امانت سے سبکدوش ہونے والا ہوں۔ تیرا پیغام پہونچانے والا

میرے نانا مجھے اپنی پشت پر بٹھاتے تھے اور مجھے خوش کرتے تھے
اے میرے رب - میں تجھے خوش کرنے کے لئے لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ کے سہارے سے یہ امانت بھی پیش کرتا ہوں -
بس یہ ایک چھوٹی سی امانت رہ گئی ہے - میرے پاس میرا بھتیجا
قاسم ع میرے بھائی حسن ع کی نشانی بھی نہیں - موت کو شہد بتانے
والا اور شہد کے لفظ سے اصغر کو یاد دلانے والا - میرا جوان
بیٹا علی اکبر ع رسول کی صورت وہ بھی تیری درگاہ میں - میری
چھوٹی سی جماعت کا علمدار عباس ع نہیں - وہ شانے کٹائے ترائی
میں پڑا ہے - میری ماں جائی بہن زینب ع کے دو بچے بھی قربان
ہو چکے - اُس کی ہمت - اُس کا صبر - اُس کا تحمل یادگار زمانہ - وہ
تو اپنے بچوں کو یاد بھی نہیں کرتی - اُسے صبر عطا کر - اپنی
ذمہ داریاں پوری کرکے اپنے گھر یاد کریگی - اے اللہ میری
بہن کو زیادہ سے زیادہ قوت دے - میں نے تو اکبر کی
جدائی پر اظہارِ غم کیا - میری پیاری بہن نے تو دو بچوں کے مرنے پر
پرواہ نہ کی - زبان سے کچھ بھی نہیں کہا - بچوں کا نام زبان پر
نہیں - ایسی بہن میرا ساتھ دے رہی ہے - جو کام رہ گیا ہے - وہ
اُس کو پورا کریگی - میری بہن تو اپنے بچوں پر روتی بھی نہیں

اَے میرے رب۔ اَے سب سے زیادہ قوت والے۔ اَے قوی اب میرا سر باقی ہے اور علی اصغرؑ باقی ہے۔ میرا چھ ماہ کا بچہ علی اصغرؑ فِدا ہو جائے۔ میرا سر جدا ہو جائے۔ یہ دونوں اَمانتیں ادا ہو جائیں تب میں تیری درگاہ میں آؤں گا۔ سُرخ روئی حاصل کروں گا۔ رسولؐ کا نواسہ حسینؑ درگاہِ الٰہی میں کہتا ہے۔ اَے خدا میں تجھ پر صدقے میری چھوٹی جماعت تجھ پر فدا ہو چکی۔ میرا سب گھر بار فدا۔ ۶ ماہ کے دُودھ پیتے بچے علی اصغرؑ کو نثار کرنا باقی ہے۔ میں تو علی اکبرؑ کو فِدا کر چکا۔ اَے اللہ وقت پر باقرؑ بھی خود فدا ہو گا۔ عابدؑ بیمار بھی خود فدا ہو گا۔ رسولؐ کا نواسا حسینؑ اَللہ کی درگاہ میں کہہ رہا ہے اَے اللہ جو کچھ تو نے اپنی درگاہ سے مجھے دیا وہ سب میں نے خوش ہو کر تیری درگاہ میں دیدیا۔ تیری رضا کے لئے۔ تیری خوشنودی کے لئے۔ اَے اللہ تو بصیر ہے۔ میرا جوان بیٹا علی اکبرؑ وہ میدان میں پڑا ہے۔ دیکھ لے سینے پر ہاتھ دھرے ہوئے ہے۔ تو نے صبر دیا۔ قوتِ حلم دی۔ سید الشہدا امام حسین علیہ السّلام فرماتے ہیں۔ اَے اللہ تو دیکھ رہا ہے عباسؑ شانے کٹائے ہوئے لیٹے ہوئے ہیں۔ اُس نے مجھے ہمیشہ آقا کہا۔ آقا کہنے والے پر سب کو ناز تھا اور مجھ کو بھی۔ وہ میر

سب رفیق لا الٰہ الا اللہ ثابت کرنے کے لئے مجھ پر فدا ہوئے۔
امام حسینؑ درگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ میں نے ایک
ایک پیارے کو قربان کر دیا۔ اے انصاف والے اللہ!
اے عادل۔ اب میرے پاس مجھ سے پہلے امتحان دینے والا میرا
علی اصغرؑ ہے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہوگی۔ میری گود میں۔ مجھے
نانا یاد آئیں گے وہ بھی دیکھیں گے۔ میری اماں بھی دیکھیں گی
میرے بابا بھی اس کی مسکراہٹ دیکھیں گے مسلمانانِ عالم انکو
فاتح بدر و حنین کہہ کر یاد کریں گے۔ میرے اس ننھے پیارے
کو کیا کہیں گے۔ اے اللہ! تو مقلب القلوب والابصار ہے
امام حسینؑ اللہ کی درگاہ میں کہہ رہے ہیں کہ اے منعم حقیقی۔ جو تو
مجھے دولت دی تھی وہ سب میں نے صراطِ مستقیم پر لگا دی
خیمہ میں سے العطش کی آوازیں مسلمانانِ عالم کو وہ سبق
دیں گی جس سے حق کا پتہ چلے گا۔ اے اللہ تو بے مثال ہے۔ یہ
بچوں کی آواز دنیا والے بتائیں گے کیسی ہے۔ اے خالقِ
مطلق! وہ وقت دیکھنا باقی ہے۔ اب یہ حسرت باقی ہے۔ یہ
تمنا باقی ہے۔ حلق پر تیغ ہو۔ ہونٹوں پر تیرا نام۔ دل میں تیری
یاد۔ میرے خون کے قطروں سے تیری نشانیاں ظاہر ہوں

آدمی کی خوش نصیبی ہے کہ عمر طولانی اور خدا کی طرف توجہ کی توفیق ہو

اے حسینؑ ابنِ علیؑ! بسم اللہ کے ’ب‘ کے نقطے کے اثرات اور معانی کربلائے معلّٰی کے ذرّوں سے معلوم ہونگے - تیرے محبّوں کو موجباتِ شفا اُس میں دکھائی دیں گے ۔ اے کربلا کے وہ ذرّات جن میں بائے بسم اللہ کے وارث اور وارث کے فدائیوں کے خون کے قطرات - ایسا ایک ذرّہ غیر معصوم کے جنازے پر جنّت کی نوید - یا اللہُ العظیمُ الاعظمُ - یا اللہُ الکریمُ الاکرمُ - یہ کلمات بابُ العلم کے ہیں - یہ کلمات بسم اللہ کے ’ب‘ کے ایک نقطہ حضرت علیؑ کے ہیں - کربلا کے ایک ذرے تیری کتنی عظمت ہے - اے مولائے کربلا حسینؑ - اے کربلا کے مالک حسینؑ - آپ تنہا ہیں کوئی ہمدم نہیں - کوئی مونس نہیں - کوئی پہچاننے والا نہیں فضائے عالم میں آواز - میں اُس کا نواسا ہوں جس کا نانا رسول اذان میں اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُولُ اللہ جس کے نانا رسول کا نام کلمہ میں - وہ بے مونس و آشنا حسینؑ - فرماتے ہیں میں نے اُس ماں کا دودھ پیا ہے جس کا پہلو شکستہ کیا گیا - اس اللہ کے ولی فاتحِ خیبر کا ایک نالہ - فریاد - رونا - وہ سرخ رو تیری درگاہ میں حاضر - میرے بھائی حسنؑ نے لا اِلٰہ اِلّا

ورع بعقیدہ - زبان کو غیبت سے روکنا روزہ سے بہتر اور انکساری سے خوش ہو کر جلوہ گناہ کا کفارہ پشیمانی ہے

اگر گناہ سرزد ہو جائے تو نیکی بھی کرو کہ گناہ کا عوض ہو جائے

اللہ کے کلمات پر اپنے دل کے ٹکڑے پیش کر گئے۔ اَے اللہ! میری بھی تمنا ہے کہ میں بھی اپنا سر قربان کر کے سُرخ رُوئی حاصل کروں۔ اَے اللہ! میرے چہرے پر علی اصغرؑ کا خونِ ناحق لگا ہوا ہو گا۔ اَے خالقُ السمٰوٰتِ والارض۔ اَے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے! بس یہ تمنا ہے کہ میرا سر تیری سرکار کے قابل ہو۔ وا حسرتا۔ میرا سر تو کوفہ اور شام کے بازاروں میں نوکِ نیزہ پر ہو گا۔ میری بہن زینبؑ اُونٹ کی پیٹھ پر بٹھائی جائے گی۔ میں تیرا کلام پڑھوں گا۔ میری آواز تماشائی سُنیں گے۔ اُس کی طرف نہ دیکھیں گے۔ تیری درگاہ میں آنے کیلئے اور کس چیز کا انتظام کروں۔ ہے ایک قیمتی چیز۔ بہت ہی قیمتی چیز۔ وہ میرے ہاتھوں پر ہو گی۔ کبھی قدم آگے رکھوں گا۔ کبھی لَوٹوں گا۔ سوچوں گا۔ یہ بہت ہی اہم منزل میرے لئے ہے۔ وہ چھ ماہ کا بچہ علی اصغرؑ۔ یہ منزل آسان کرنا۔ جنگ کے میدان سے اپنے جاں نثاروں کی لاشیں اُٹھا کر لایا ہوں تیری ہی دی ہُوئی قوت کی مدد سے۔ یہ امانت بہت گرانقدر ہے اُس کو لاتا ہوں۔ ظالم اُس کے گلے پر تیر مارے گا۔ صبر کا جو درجہ باقی ہے وہ بھی حاصل کرنا ہے۔ وہ بھی حاصل کروں گا

انسان اپنی زبان کے پردے میں چھپا ہوا ہے۔ عقل مند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے

ابھی ہاتھوں پر علی اصغرؑ کا لاشہ پیش کش ہے۔ تیری درگاہ میں آئے اللہ خالی ہاتھ ہرگز نہیں۔ دونوں ہاتھوں پر لاؤں گا میرے منے علی اصغرؑ کے خون کا بوجھ زمین و آسمان تک نہ اُٹھا سکیں گے۔ یہ تیرے قربانی کے پوتے کے خون کی عظمت تیرے اسم اعظم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ میرے عزادار دعائیں پڑھا کریں گے وہ ہاتھ پھیلا کر اپنی زبان سے ادا کریں گے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ بِہٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ (یعنی یہی آئے اللہ میں تیرے اسم اعظم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جس سے زمین و آسمان قائم ہیں) یہ تعقیبات نماز ظہر کی دعا کا ایک جملہ ہے) بہت سے میرے عزادار علی اصغرؑ کے خون کا واسطہ دے کر دعائیں مانگیں گے۔ غور کریں گے۔ سوچیں گے بہت سے میرے ایسے محب ہونگے کہ ہر وقت واقعاتِ کربلا دل و دماغ میں اُن کے سبز و سرخ عقیق کے نعل۔ اُن کے کلام یادگارِ زمانہ اے اہلبیتؑ کے شعرا آپکے درجے

امام وقت کی یہ حالت سیدالشہداءؑ کی درد بھری باتیں۔ جواب۔ اے میرے بیکس بندے۔ اے مظلوم حسینؑ! تو عجز و انکساری کرتا ہے۔ تو رو رو کر

بندے کی خوشی کے لئے خدا کی معصیت نہیں کی جا سکتی ۔

میری درگاہ میں فریاد کر رہا ہے۔ اے فاطمہ کے لال مجھے
شرم آتی ہے۔ تیرے لبوں پر شکر کے کلمے ہیں۔ اے
چوبیسؑ پہر کے پیاسے۔ شاباش۔ آفریں۔ مجھے معلوم ہے
تو اپنے نانا کی اُمت کے بخشوانے کے لئے آخر لمحہ
دعا مانگے گا۔ وہ اللہ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز ہے کہتا ہے
اے مظلوم حسینؑ جو تجھ پر غم کا اظہار کرے گا۔ اُس کو
اور کوئی غم نہ ہوگا۔ اے بیکس حسینؑ! جو تیرا نام لیکر ماتم
کریں گے اُن کو دنیا کا رنج نہ ہوگا۔ اے غریبِ کربلا حسینؑ!
جو تیرا غم لیکر دنیا سے جائے گا وہ قبر میں آرام سے رہے گا۔
اے راکبِ دوشِ مصطفےٰ حسینؑ! جو تیرا غم منائیں گے
اُن پر موت کی سختی نہ ہوگی۔ اے مولائے کربلا حسینؑ!
ملک الموت تیرے حکم کے ماتحت۔ اے بسم اللہ کے ب
کے نقطے۔ اے علیؑ ہم حسینؑ مظلوم پر خوب روئیں۔ تیرے
دونوں بیٹوں کی یاد دل میں ہو اور دونوں آنکھوں سے آنسو
نکل رہے ہوں۔ اے بسم اللہ کے "ب" کے نقطے
اس "ب" کے نقطے کے معانی اور مقاصد ہم اُس وقت
سمجھ سکتے ہیں جب تیرے دونوں بیٹوں کی یاد دل میں ہو

بلائیں بے موقع بولنے سے آتی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ خداوندِ عالم تم کو بلا میں گرفتار کردے اور اُس کو نجات مل جائے۔

واقعاتِ کربلا پر غور و فکر ہو۔ حق و باطل میں جنگ کربلا کے
میدان میں۔ علیؑ کا بیٹا حسینؑ حق پر۔ اُن کے دشمن باطل پر
حسینؑ معہ اعزا تین دن سے بھوکے پیاسے۔ ہائے حسینؑ۔ وائے
حسینؑ حسینؑ کا ماتم کر رہے ہوں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہوں۔
ہماری آنکھوں کے آنسو بسم اللہ کے "ب" کے نقطے کی شکل
بنکر نکلیں جس طرح بغیر نقطے کے کسی حرف کی ابتدا نہیں
ہوسکتی انتہا نہیں ہوسکتی۔ ہر حرف نقطے کی کشش سے
بنتا ہے۔ تزکیۂ نفس حسینؑ پر آنسو بہائے بغیر نہیں ہوسکتا
عزادارانِ حسینؑ! اس خیال کو حسینؑ پر رو کر بیعت دیجیئے
آنکھوں میں نور۔ زندگی جس کا عنوان قبر حضرت علیؑ کا استقبال
کرنے کے لئے۔ بغیر نقطے تحریر ناممکن حسینؑ پر آنسو لگائے
بغیر زندگی لاحاصل۔ اے زعفر جن۔ آپکی نشست میدان میں
نام حسینؑ سامنے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی۔ کیا تسبیح کے
دانے بنا رہے ہیں۔ اے بابُ العلم۔ بسم اللہ کے "ب" کے
نقطے آتے حضرت علیؑ۔ آپ کلام الٰہی کو ترتیب دینے والے
المودّ بسم اللہ کے "ب" کے نقطے۔ تیرے دونوں بیٹوں کو یاد
کرنے والے بہت۔ جن و انس ماتم کرتے ہیں۔ فرشتوں نے ماتم کیا حسینؑ
حسینؑ حسینؑ۔ بے مونس و آشنا حسینؑ۔ ماتم حسینؑ

نام :- سید ظہور علی جعفری امروہوی

والد کا نام :- سید واجد علی مرحوم سابق مدرس امام المدارس امروہا

مقام پیدائش :- امروہا - ضلع مراد آباد - یو - پی - انڈیا -

تاریخ پیدائش :- ۱۵ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

پیشہ :- گورنمنٹ سروس - اسسٹنٹ (N.P.R) مرکزی حکومت پاکستان - مدت ملازمت : ۲۹ سال

مجلس کی ترتیب دینے والا ۔ مجلس کی کتابت کرنے والا ۔ چھپوانے کے بعد تیار کرنے والا اور مومنین کی خدمت میں پیش کرنے والا اور دعاؤں کا سائل :- سید ظہور علی جعفری امروہوی

عزادارانِ حسینؑ! خدا آپکو غمِ حسینؑ کی دولت زیادہ عطا کرے
آپکے بچے ذاکرِ حسینؑ بنیں۔ ذکرِ حسینؑ سنیں اور اپنے گھروں
پر پڑھیں اور آپکو سنائیں۔ میری مطبوعات مجالس ۱۔ شہیدِ کربلا
حسینؑ ۲۔ مولائے کربلا حسینؑ ۳۔ مظلومِ کربلا حسینؑ ۴۔ مہمانِ
کربلا حسینؑ ۵۔ بے مونس و آشنا حسینؑ ہر عزادارِ حسینؑ کی ہیں
جو حضرات اِن مجالس کو ہدیۃً مومنین میں تقسیم کرنا چاہیں وہ
مجالس کی کتابت مجھ ناچیز سے بغیر طلبِ اُجرت بخوشی خاطر
مجھے ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کرا لیجئے۔ چھپائی اور
کاغذ کٹائی اور سلائی کا انتظام خود فرمائیے۔ یہ مجھ ناچیز کی
درخواست ہے منظور فرمائیے۔ خدا بتصدق آئمہؑ طاہرین
آپکے گھروں میں رونق رکھے آپکی اولاد سعادتمند ہو۔ الٰہی آمین
سرکارِ حسینی کا ادنیٰ خادم اور عزادارانِ حسینؑ سے دعاؤں کا سائل
ناچیز سید تہور علی جعفری امروہوی ابنِ منشی
سید واجد علی مرحوم (سابق مدرس امام المدارس۔ امروہا)
۱۲۵/۳ پیرآباد گولیمار۔ نزد امام بارگاہ شاہِ کربلا ٹرسٹ
رضویہ سوسائٹی۔ جانب جنوب۔ چورنگی۔ کراچی۔
مغربی پاکستان = کتابت در ماہ فروری سنہ ۱۹۷۱ع بالقلم تہور علی

پرنٹنگ پریس آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱

مجلس ۶	حضرت علی اصغر جھولے میں	۷۸۶	مجلس کا عنوان	مجلس ۶

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے پیارے بھائی

حسینؑ حسینؑ حسینؑ

عنوان مجلس

بے یار و اقربا حسینؑ

عنوان: بے حضرت علی اصغر جھولے میں

چھٹی مجلس

ہدیہ: محمدؐ۔ آلِ محمدؐ۔ اصحابِ منتجبین و ملائکۂ مقربین پر درود و سلام سرکارِ حسینی کا ادنٰی خادم:۔ سید تہور علی جعفری امروہوی ابنِ منشی سید واجد علی مرحوم سابق مدرسِ امام المدارس امروہا ۱۲۵/۳ پیر آباد گولیمار۔ نزد مسجد و امام بارگاہ شاہ کربلا ٹرسٹ رضویہ سوسائٹی۔ جانبِ جنوب۔ چورنگی۔ کراچی غربی پاکستان

میری مجالس (۱) شہیدِ کربلا حسینؑ (۲) مظلومِ کربلا حسینؑ (۳) مولائے کربلا حسینؑ (۴) مہمانِ کربلا حسینؑ (۵) بے مونس و آشنا حسینؑ (۶) بے یار و اقربا حسینؑ (مجلسِ ہذا) ہر عزادارِ حسینؑ کی ملکیت۔ مجھ ناچیز سے بلا اجرت کتابت کرا کر چھپوائیے ہدیتہً تقسیم فرمائیے

نماز میت صفحہ ۱۳-۱۴ پر لکھی ہوئی ہے۔ بچوں کو خود یاد کرا دیجئے۔ بہ جماعت